اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۞ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

لاہور پاکستان

الفضل

یوم :- یکشنبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲ | ۲۲ ظہور ھش ۱۳۲۷ | ۱۶ شوال ۱۳۶۷ھ | ۲۲ اگست ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۹۰

(61)

شرح چندہ

سالانہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ "
سہ ماہی	۶ "
ماہوار	۲ "
فی پرچہ	۱؍

مکرم مولوی غلام رسول صاحب کو نسبتاً افاقہ ہے

لندن ۲۱ اگست۔ مکرم جناب مشتاق احمد صاحب باجوہ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مولوی غلام رسول صاحب کو پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ اور پھیپھڑوں سے جو خون جاری ہو گیا تھا وہ اب بفضلہ بند ہو گیا ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر احباب جماعت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ مکرم مولوی صاحب کی صحتیابی کے لئے بالالتزام دُعائیں جاری رکھیں کیونکہ خطرہ ہے کہ خدانخواستہ خون دوبارہ نہ جاری ہو جائے

تعزیتی قرارداد

کراچی ۲۱ اگست جماعت احمدیہ کراچی نے کل ایک غیر معمولی جلسے میں میجر محمود احمد صاحب کے شہید کئے جانے کے متعلق سخت غم و الم محسوس کرنے کے بعد تعزیتی قرارداد پاس کی اور حکومت سے استدعا کی۔ کہ وہ اس نوجوان کے ظالمانہ قتل کی بہت جلد تحقیقات کر کے اور مجرموں کو فراواقعی سزائیں دیکر پاکستان کے محب الوطنوں کے جانی و مالی تحفظ کی گارنٹی کا ثبوت دے (خاص تار)

کیمپوں کے مہاجرین کی آبادکاری میں اُن کا عدم تعاون سب سے بڑی رکاوٹ ہے

اُن کے لیڈروں کی غلط رہنمائی انکی تکالیف میں اضافہ کر رہی ہے

لاہور ——— نامہ نگار خصوصی کے قلم سے ——— ۲۱ اگست

آج مقامی اخبار نویسوں کی کانفرنس میں کیمپوں کے مہاجرین کی آبادکاری و راشن اور انکی دیگر ضروریات کے متعلق وضاحت کرتے ہوئے مہاجرین کی آبادکاری کے کمشنر۔ اور مغربی پنجاب کے ریفیوجی کیمپوں کے انچارج مسٹر عطا محمد صاحب لغاری آئی سی ایس نے بتایا کہ اس وقت قریباً پانچ لاکھ پناہ گزین کیمپوں میں موجود ہیں۔ میرے محتاط اندازے کے مطابق ان میں سے آئندہ چھ ماہ یا سال میں ۷۰ ہزار افراد اراضی پر۔ اور ۸۰ ہزار غیر کاشتکار پناہ گزین دوسرے کاموں پر آباد کئے جا سکیں گے۔ لیکن گذشتہ پانچ ماہ میں ہندوستان اور مشرقی پنجاب سے مہاجرین کی آمد کی جو رفتار رہی ہے اس کے مطابق آئندہ سال میں قریباً ڈیڑھ لاکھ یعنی اتنی ہی تعداد مہاجرین کی اور آجائے گی۔ اس طرح کیمپوں کی تعداد پھر اُسی قدر ہو جائے گی۔ اور مغربی پنجاب میں اتنی بڑی تعداد کی کھپت سخت دشوار ہو گی۔ آپ نے فرمایا مہاجرین کو کیمپوں میں رہتے ہوئے قریباً ایک سال کا لمبا عرصہ گذر چکا ہے۔ اب اُن کو مستقل طور پر کوئی نہ کوئی جائے پناہ ملنی چاہیئے۔ لیکن چونکہ مغربی پنجاب میں اتنی گنجائش نہیں ہے لہٰذا مرکزی حکومت کی وساطت سے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس تعداد کو سندھ، بہاولپور اور خیرپور میں آباد کیا جائے۔ مسٹر لغاری نے بتایا کہ سندھ اور ان ریاستوں سے جانے والے غیر مسلموں کی تعداد کے برابر بھی اگر یہ صوبے اور ریاستیں مہاجرین کو آباد کر لیں تو ہماری مشکل حل ہو سکیگی آپنے کہا ریاستوں میں ان لوگوں کو بالکل وہی مراعات اور حقوق ملینگے جو یہاں مل رہے ہیں۔

مسٹر لغاری نے ملتان۔ منٹگمری اور والٹن کیمپ میں مہاجرین کے راشن نہ لینے کی وجوہ پر بھی روشنی ڈالی اور کہا افسوس یہ سب کچھ ان کے لیڈروں کی غلط روی ہے۔ لیکن شکر ہے کہ بعض کیمپوں کے مہاجرین (مثلاً اوکاڑہ) اب راہِ راست پر آرہے ہیں اور سب نے راشن لینا شروع کر دیا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں مسٹر لغاری نے بتایا کہ جھنگ اور مظفر گڑھ کے علاقے میں رنگپور نہر پر ۴۰ ہزار اراضی خالی ہے۔ مہاجرین کو دوگنی مراعات بھی پیش کی گئی ہیں۔ لیکن مہاجرین وہاں بسنے پر آمادہ نہ ہوئے۔ اس کے علاوہ جہلم، میانوالی، مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازی خاں میں ۱۳ ہزار کے قریب دُکانیں ابھی خالی پڑی ہیں۔ لیکن ان لوگوں کے لیڈروں کے غلط مشورے انہیں وہاں آباد ہونے سے روک رہے ہیں

ترکی میں شدید زلزلہ

انگورہ ۲۱ اگست۔ اناطولیہ کے مشرق میں زلزلے کے شدید جھٹکے محسوس ہوئے۔ جس کی وجہ سے مکانات منہدم ہو گئے۔ اور مالی لحاظ سے بہت بھاری نقصان ہوا۔ جانی نقصان کی تاحال کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے

بڑے محتاط اندازے کے مطابق بھی پانچ لاکھ مسلمان مشرقی پنجاب میں قتل ہوئے ہیں

ہندوستان کے دوسرے صوبوں میں مرنے والوں کی تعداد اس کے علاوہ ہے

لاہور ——— نامہ نگار خصوصی کے قلم سے ——— ۲۱ اگست

آج مقامی صحافیوں کی کانفرنس میں مشرقی پنجاب۔ مشرقی پنجاب کی ملحقہ ریاستوں۔ مرتد ہو جانے والے مسلمانوں اور ان باقیماندہ مسلمانوں کے متعلق جو ابھی لائے جانے والے ہیں کے مہاجرین کے متعلق اعداد و شمار کا ذکر کرتے ہوئے۔ ہیلی کالج آف کامرس لاہور کے پرنسپل مسٹر حسن نے بتایا کہ بڑے سے بڑے محتاط اندازے سے بھی مشرقی پنجاب کے اندر گذشتہ فسادات میں ۴ لاکھ ۲۷ ہزار مسلمان قتل ہوئے ہیں۔

آپ نے دو ایک سوالوں کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ ابھی دو لاکھ ۲۷ ہزار افراد ایسے ہیں۔ جو کمزور دل تھے اور مظالم کی تاب نہ لا کر مرتد ہو چکے ہیں۔ یا مختلف اضلاع میں ابھی تک دب کر زندگی گزار رہے ہیں۔

فلسطین کے متعلق امریکہ مجرمانہ پالیسی برت رہا ہے

یہ پالیسی خود امریکہ کیلئے بھی سخت مضر ہے (ڈاکٹر جان کلارک)

کراچی ۲۱ اگست۔ ڈاکٹر جان کلارک نائب صدر کنٹرول ایشیاٹک ریسرچ فاؤنڈیشن ہیٹس برگ (امریکہ) نے پاکستان انسٹیٹیوٹ آف انٹرنیشنل افیئرز کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا فلسطین کے متعلق امریکہ مجرمانہ پالیسی پر کاربند ہے جو خود امریکہ کے لئے بھی بالآخر بہت مضر ثابت ہوگی۔ امریکہ کا مفاد اسی میں ہے کہ وہ عربوں کی حمایت کرے۔ آپ نے کہا موجودہ پالیسی کی بڑی وجہ یہی ہے کہ امریکہ ایشیائی مسائل سے واقف نہیں ہے۔ اور یہودی امریکہ کو اپنے حق میں رکھنے کے لئے پانی کی طرح روپیہ بہا رہے ہیں۔

پاکستان کے وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خان کے ایک سوال کے جواب میں آپ نے کہا امریکہ کی حکومت نے اپنے عوام کے سامنے عربوں کا نقطہ نظر کبھی بھی صحیح رنگ میں پیش نہیں کیا۔ آخر میں سر محمد ظفر اللہ خان نے فاضل مقرر کا صدق دل سے شکریہ ادا کیا۔

پٹیالہ یونین کے راج پرمکھ نے

وزارت بنانے سے انکار کر دیا

نئی دہلی ۲۱ اگست۔ پٹیالہ اور ریاستہائے مشرقی پنجاب کی یونین نے کل جمعہ کے روز سے "باقاعدہ" کام شروع کر دیا ہے لیکن بغیر وزارت کی تشکیل کے ریاستوں کے محکمے کے سیکرٹری مسٹر وی۔ پی مینن نے ہر چند کوشش کی کہ وزارت کی تشکیل عمل میں آ جائے لیکن اس مرتبہ بھی انہیں ناکامی سے دوچار ہونا پڑا۔ پٹیالہ سے واپس آنے پر مسٹر مینن نے بتایا کہ راج پرمکھ نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ سٹیٹ منسٹری کے مشورے سے مشیروں کی ایک کونسل نامزد کریں گے۔ جن کے نام کا عنقریب اعلان کر دیا جائے گا۔

ایڈیٹر — روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی پرنٹنگ پریس ہسپتال لاہور سے چھپوا کر ۲ میکلیگن روڈ سے شائع کیا)

رفتارِ زمانہ

اسلامی ممالک کی سیاسیات کا ہفتہ وار جائزہ

(ثاقب زیروی)

ایک نظر میں

- اسکردو پر قبضے کے بعد اوڑی اور پونچھ کے محاذوں پر مجاہدین کے فیصلہ کن حملے
- شیخ عبداللہ کا تقسیم کی تجویز پیش کرنے سے انکار
- عرب مہاجرین کھلے میدانوں، پہاڑیوں کی ڈھلانوں اور درختوں کے نیچے پڑے ہوئے ہیں۔
- حیدرآباد کی معاشی ناکہ بندی کا اثر جنوبی ہند کے ذخائر اور نقل و حمل کے ذرائع
- انڈونیشیا کا جھگڑا بین الاقوامی جھگڑا ہے۔ اسے بین الاقوامی سطح ہی پر حل کیا جائے۔
- افغانستان میں ہندوستانی مظالم کے خلاف غیظ و غضب کا اظہار اور مظاہرے

کشمیر کی جنگ آزادی

لداخ کا اہم ترین شہر اسکردو فتح ہو چکا۔ گویا مجاہدین نہ صرف لداخ ہی پر قابض ہو گئے۔ بلکہ مشرقی جموں کی طرف راستے کھل جانے کے امکانات بھی روشن ترین ہو گئے ہیں۔ اب مجاہدین نوشہرہ اور اوڑی کے محاذوں پر فیصلہ کن جنگ کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔

ہندوستان کی عسکری قوت دن بدن مفلوج و معطل ہو کر رہ گئی ہوئی ہے۔ اور ہندوستانی حکام سیاست جو آج سے دو ماہ قبل کشمیر میں جنگ کے سوا کسی پہلو پر بھی غور کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔ اب تک سے بے حد متنفر اور صلح کی طرف بے حد مائل نظر آتے ہیں۔ لیکن اس صلح و آشتی کی گفتگو میں بھی سودے بازی کی جھلک نمایاں ہے۔ پٹیل جی فرما رہے ہیں کہ ہم نے جو پانچ کروڑ روپیہ قرض دیا ہے اور اس کے علاوہ ریاست میں فوجی جدوجہد پر جو کچھ بھی خرچ کیا گیا ہے وہ سب ریاست ہی کی ذمہ داریوں پر ڈال دیا گیا ہے۔ اور کوڑی کوڑی اسی سے وصول کیا جانے کا روپیہ جاتے چور کی لنگوٹی والا معاملہ ہے۔ کہ اگر خدانخواستہ کمیشن یا ہندوستان کے بھرے میں آکر پاکستان یا آزاد کشمیر حکومت مصالحت ہی سے اس قضیئے کو نپٹانے پر آمادہ ہو جائے اور ہمیں کشمیر دینا ہی پڑے۔ تو کسی نہ کسی بین الاقوامی قانون کا حوالہ دے کر ان کثیر اخراجات کا مطالبہ کر لیا جائے جو طاقت کے زعم اور اسلحہ و بارود کے ذخائر کے بل پر کئے گئے تھے۔

یہ اخراجات بھی کوئی کم نہیں پورے دو ارب کی رقم ہے۔ اور جس کے متعلق آزاد کشمیر کے سربراہ چوہدری غلام عباس اور رئیس حکومت سردار ابراہیم نے صاف صاف کہہ دیا ہے۔ کہ صاحب یہ اخراجات اور یہ [illegible] نہ ہم سے پوچھ کر ہوئے نہ ہم ان کے کسی صورت میں بھی ذمہ دار ہو سکتے ہیں اب بھلا پاکستان کو پرائے پھٹے میں ٹانگ اڑانے کی [illegible] ضرورت ہے۔ یہ تو محض حق ہمسائیگی ہی ادا کر رہا ہے [illegible] اور ماننے والے فریق تو در اصل آزاد کشمیر حکومت اور ہندوستان ہی ہیں۔ اور آزاد کشمیر [illegible]

مجلس اقوام کے کشمیر کمیشن کا ایک دستہ آزاد کشمیر گورنمنٹ کے علاقوں کا دورہ کرنے کے لئے گیا تھا۔ رئیس حکومت سردار ابراہیم اور چوہدری غلام عباس نے ملاقاتوں میں اس پر بھی اپنے [illegible] اظہار میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا ہو گا۔

کشمیر کمیشن کے صدر اور تین دوسرے ارکان "گل کشمیر میں جنگ بند کر دینے" کی تجاویز پر گفت و شنید کرنے کے سلسلے میں نئی دہلی جا رہے ہیں۔ حکومت پاکستان ابھی تک ان تجاویز پر غور کر رہی ہے۔ اور جہاں تک ہمیں اطلاعات ملی ہیں۔ پاکستانی کابینہ نے بھی ان تجاویز پر غور نہیں کیا۔ لیکن پاکستان کے وزیر امور خارجہ نے کمیشن سے ان تجاویز کی مزید وضاحت ضرور طلب کی ہے۔ کمیشن کے یہ ارکان ایک ہفتہ تک نئی دہلی میں ہندوستانی کابینہ کے ممبروں اور دیگر فوجی و غیر فوجی افسروں سے ملاقات کے بعد اگلے ہفتے پھر کراچی لوٹ آئیں گے۔ اس وقت تک شاید سلامتی کونسل فوجی مبصر بھی بھیج دے۔ جو عارضی صلح کی نگرانی کر سکیں۔

ہندوستان تو اس مناقشے میں فریق محارب ہے۔ لیکن پاکستان محض ایک ہمدرد۔ لہٰذا التوائے جنگ کی براہ راست ذمہ داری اپنے سر پر لے لینا پاکستان کے لئے ٹیڑھی کھیر ہے۔ غالب یہی خیال ہے۔ کہ پاکستانی کابینہ کے غور و خوض سے بھی پہلے آزاد کشمیر حکومت کے ارباب اقتدار کو اس پر غور و خوض کی دعوت دی جائے گی۔ تاکہ وہ خود بھی ہندولیت کا جائزہ لے کر اس کے نتائج کی ذمہ داری کی حامی بھر سکیں۔

تقسیم کشمیر کی جس نئی چنگاری سے پاکستانی قبائل اور کشمیری عوام میں غم و غصہ کی آگ مشتعل ہو گئی تھی۔ کشمیر کے وزیر اعظم شیخ عبداللہ کا کہنا ہے۔ کہ وہ ان کی چھوڑی ہوئی نہیں۔ لیکن اگر ایسی کوئی تجویز ہے بھی۔ تو نہ صرف اسلامیان پاکستان و کشمیر بلکہ کشمیر و پاکستان کی حکومتوں کی بہبود بھی اسی میں ہے۔ کہ اسے رد کر دیا جائے۔ کیونکہ تقسیم محض زبردستی ہی ہو گی۔ ورنہ اکثریت آبادی۔ استصواب اور دیگر جغرافیائی و ملاقائی امور سب اس کے منافی ہیں۔

پاکستان کے چند نہایت ہی معقول وجوہ کی بناء پر ایک نامعلوم مقام تک پاکستانی فوجیں بھیجے کے متعلق ہر ایک اضطراب اور ناراضگی کا اظہار کیا جا رہا تھا۔ لیکن ہندوستانی بمباروں کے کل کے اقدام دو ہزار پوائنٹ کے قریب عیسائیوں کے قبرستان اور ملحقہ علاقوں پر بمباری ہونے تو شاید آج کمیشن کو بھی یہ یقین دلا دیا ہو گا کہ حفاظتی اقدامات کے طور پر پاکستان نے جو کچھ بھی کیا وہ عین مناسب برمحل اور جائز تھا اور اب اسے ان انتظامات و اقدامات کو اور بھی سخت اور مستحکم کر لینا چاہیئے۔

فلسطین

آج تک دونوں عارضی صلحوں کے موقعوں میں بھی باہر سے یہودیوں اور اسلحہ کی آمد بدستور جاری رہی ہے۔ اور لجنۃ العرب کے انگریز کمانڈر انچیف گلب پاشا کا کہنا تو یہاں تک ہے۔ کہ برطانوی فوجیں جب فلسطین سے نکلیں تو اپنا بیشتر اسلحہ اور گولہ بارود یا تو یہودیوں کے ہاتھ بیچ گئی تھیں۔ یا پھر یونہی مفت انہیں دے گئی تھیں۔ اور سلامتی کونسل کے اس تازہ ہنگامی اجلاس میں جہاں کینیڈا اور دوسرے ملکوں کے نمائندوں نے محض صلح کی خلاف ورزیوں کے سلسلے میں ہی موثر قدم اٹھانے کی تلقین کی ہے۔ روسی نمائندے نے تو صاف صاف الفاظ میں اس بات کا اظہار کر دیا ہے۔ کہ یہ سب سازشیں در اصل برطانیہ ہی کے ایما پر ہو رہی ہیں۔ گویا اس حقیقت حال کے اظہار میں نیک نیتی کو دخل معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ فلسطین کے عربوں کی آئندہ قسمت کے بارے میں بحث جب کبھی کبھی فیصلہ کن مرحلے پر پہنچی ہے۔ روس نے بھی اینگلو امریکی بلاک ہی کی تائید کی ہے۔

عربوں کے لئے اس وقت سب سے زیادہ مشکل معاملہ اب ان مہاجرین کو بسانے کا ہے جن کی کافی تعداد ابھی کھلے میدانوں میں۔ پہاڑی ڈھلانوں پر اور درختوں کے نیچے پڑی وبائی امراض کا شکار ہو رہی ہے۔ ان کے اپنے علاقوں میں ان کی کھیتیاں لٹ گئی ہیں۔ دوسری طرف صیہونی ہر بات کے جواب میں پہلے صیہونی حکومت کے قیام کو تسلیم کرنے کا مطالبہ پیش کر دیتے ہیں۔

تاریخ فلسطین کا سب سے زیادہ جانگداز حادثہ یہ ہے کہ صیہونی فلسطین میں بھی ایک عبداللہ قسم کا عبدالیوسف نامی شخص ڈھونڈنے میں کامیاب ہو گئے ہیں جس نے مع اپنے معدودے چند حواریوں کے اسرائیلی حکومت کے قیام پر صاد کر دیا ہے۔

حیدرآباد

ہندوستان کی طرف سے معاہدہ انتظامات جاری کیا آئے دن خلاف ورزی نے حکومت نظام کو بالآخر مجبور کر دیا۔ کہ وہ جمعیت اقوام متحدہ کا دروازہ کھٹکھٹائے اور جیسا کہ مجلس اتحاد المسلمین کے صدر سید قاسم رضوی نے بتایا ہے۔ اس کے لئے اس کے علاوہ کوئی چارہ بھی نہیں تھا۔ حیدرآباد نے دونوں حکومتوں کے تنازعات کو کسی غیر جانبدار ثالث سے فیصلے کے لئے پیش کرنے کی تجویز پیش کی۔ ہندوستان نہ مانا حضور نظام کی حکومت نے استصواب رائے عامہ بھی چاہا لیکن ہندوستان نے اسے رد کر دیا۔ اس کے بعد معاشی ناکہ بندی ہوئی۔ اور ایسی جس کی مثال نہیں مل سکتی۔ اندر اور باہر سازشیں ہوئیں اور آخری کوشش کے طور پر ہندوستان نے حیدرآباد کے دیہات پر فوجی تسلط جمانے سے بھی گریز نہیں کیا۔ آخر مرتا کیا نہیں کرتا۔

دہلی کے سیاسی حلقے قانونی موشگافیوں کے بل پر اس زعم کا اظہار کر رہے ہیں کہ اس نے اقدام کو قانون کی کامل پشت پناہی حاصل نہیں۔

معاشی ناکہ بندی جس میں ادویہ تک کی ترسیل پر بھی کامل پابندی رہی۔ اب صحت عامہ پر اثر انداز ہونی شروع ہو گئی ہے۔ بیرون اور یاقوت پورہ کے علاقوں میں دوبارہ ہیضہ پھوٹ پڑا ہے اور ۱۴ اگست تک کی اطلاعات کے مطابق ۱۷۶ افراد اس کی نذر ہو چکے ہیں۔

اس میں برطانوی حکومت کا پارٹ سب سے زیادہ ستم ظریفانہ ہے۔ اسے ہندوستان کی پشت پناہی کے لئے ہر جائز کو ناجائز کہنا پڑتا ہے۔ اور ہر سیدھی بات کو تاویل کر کے پیش کرنا پڑتا ہے ورنہ یہ بھی کبھی ہوا ہے۔ کہ ایک ذمہ دار حکومت چلا چلا کر کہہ رہی ہو کہ معاہدہ شکنی کی حد ہو گئی [illegible] بچاؤ۔ ہم پر اناج ادویہ اور دیگر تمام اشیائے ضرورت یہ بند ہیں ہماری مدد کرو۔ لیکن ایک غیر جانبدار حکومت بالکل یکطرفہ ڈگری کے طور پر محض سر پھیر کر اتنا ہی کہہ کر اکتفا کرے کہ نہیں ایسا کیونکر ہو سکتا ہے۔ پنڈت نہرو جی کہتے ہیں۔ ہم ایسا نہیں کر رہے۔ اور اب اس ناکہ بندی نے خود ہندوستان پر بھی اثر انداز ہونا شروع کر دیا ہے۔ جنوبی ہندوستان میں اناج کے ذخائر خالی ہو چکے ہیں۔ نقل و حمل کے ذرائع معطل کی حد تک پہنچ چکے ہیں۔ بلکہ یہاں تک کہ مدراس اور امپالڈی کے بعض ہندو تاجروں نے حکومت ہندوستان کو بذریعہ تار اس ناکہ بندی کو فوراً اٹھا لینے کے لئے کہا ہے کہ بصورت دیگر جنوبی ہند کی غذائی صورت حالات

(باقی صفحہ ۲)

روزنامہ الفضل
۲۲ اگست ۱۹۴۸ء

غلہ کی ناجائز برآمد

سیلاب کی وجہ سے صوبجات مغربی پنجاب اور سندھ کی زرعی پیداوار کو جو نقصان پہنچا ہے وہ اتنا عظیم ہے کہ ان صوبوں نے مرکزی حکومت کو جو غلہ دینا کیا تھا۔ اس کے متعلق کہہ دیا گیا ہے کہ بہم رسانی نہیں ہو سکے گی۔ اور یہ صوبے اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکینگے۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ غلہ کی کمی کی وجہ سے پاکستان کی خوراکی حالت کتنی خراب ہو چکی ہے پہلے ہی لوگوں کو جو خوراک مل رہی ہے۔ وہ نارمل سے بہت کم ہے۔ اور جو خوشحالی کبھی صوبوں کا طرہ امتیاز تھی۔ اب بدحالی میں اتنی تبدیل ہو چکی ہوئی ہے۔ کہ مشکل سے گزر ہو رہی ہے۔

کتنی حیرت ہے کہ خوراکی حالت تو اس قدر بگڑ چکی ہے۔ مگر اس پر بھی بہت سے بے درد اور بے قیاس لوگ نفع اندوزی جیسی دور نا اندیشانہ اور قبیح جدوجہد میں مصروف ہیں۔ اور نہ صرف بلیک مارکٹ ہی کر رہے ہیں۔ بلکہ تھوڑے سے نفع کی خاطر غلہ ملک سے بدر کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کو سوچنا چاہیئے کہ ملک سے باہر غلہ بھیج کر وہ ملک و قوم کو سخت نقصان پہنچا رہے ہیں۔ بجائے اس کے کہ اپنے ملک میں غلہ رہے اپنی تجوریاں سکوں سے بھر لینا کہاں کی عقلمندی ہے۔ انسان کی سب سے پہلی قدرتی ضرورت خوراک ہے۔ زر و سیم تو محض آدمی اس لئے جمع کرتا ہے۔ کہ کبھی ان کے عوض وہ اپنی اولین ضرورت پوری کر سکے گا اس کے سوا زر و سیم کے خزانوں کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ان سے بذات خود انسان اپنی فطری ضروریات پوری نہیں کر سکتا۔ اگر کسی کے گھر میں زر و جواہر کے ڈھیر لگے ہوں اور اناج کا ایک دانہ بھی نہ ہو۔ تو یہ زر و جواہر کے ڈھیر اس کی بھوک کو کم نہیں کر سکتے۔ اس طرح معمولی عقل رکھنے والا انسان بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ اگر ہم موجودہ قحط سالی کے زمانے میں چند سکوں کے لئے غلہ اپنے ملک سے نکال دیں گے۔ اور یہاں اور بھی خوراک کی کمی ہو جائیگی۔ تو ملک و قوم پر کیا مصیبت آئیگی۔ ایسے لوگ جو نفع اندوزی کی خاطر غلے ملک سے باہر بھیجتے ہیں۔ شاید یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہمارے پاس تو خوراک کے ذخیرے موجود ہیں۔ ہمیں دوسروں کی فکر کی ضرورت نہیں۔ یہ لوگ سخت غلط فہمی میں مبتلا ہیں قحط ایسی بری بلا ہے کہ جس وقت یہ رونما ہوتا ہے۔ تو اس کے بد اثرات سے ملک میں کوئی بھی نہیں بچ سکتا جب بھوک عام ہو جاتی ہے۔ تو ملک میں بدامنی پھیل جاتی ہے۔ اور وہ لوگ بھی جن کے پاس اناج کے ذخیرے ہوتے ہیں۔ امن سے لقمہ مونہہ میں نہیں ڈال سکتے۔ دولتمند بھی اپنی دولت سے اسی وقت فائدہ اٹھا سکتا ہے جب ملک میں امن ہو۔ ورنہ بدامنی میں تو پھر غریب اور امیر سب برابر ہو جاتے ہیں۔ اور بھوکے مرنے والے برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ کوئی دوسرا بھی پیٹ بھرے۔

نعوذ باللہ کسی ملک کی ایسی حالت نہ ہو۔ ہمیں اپنے ملک کو ایسی خطرناک حالت سے بچانے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ خدانخواستہ اگر یہاں ایسی خطرناک حالت پیدا ہو گئی۔ تو یقیناً اسکے ذمہ وار وہی لوگ ہونگے۔ جو تھوڑے سے زیادہ سکّے بنانے کی خاطر خوراک اپنے ملک کے بچوں کے مونہہ سے چھین کر دوسروں کے حوالے کر رہے ہیں۔

حکومت مغربی پنجاب نے غلہ کی ناجائز برآمد کو روکنے کے واسطے متعلقہ حکام کو بعض اختیارات دیئے ہیں۔ یہ تو وہ کام ہے جو حکومت کر سکتی تھی۔ لیکن بعض چالاک اور عاقبت نا اندیش آدمی ان حکام کو دھوکہ دے سکتے ہیں۔ ہمارا روئے سخن خاصکر ان کی طرف اور عام طور پر تمام پاکستان کے شہریوں کی طرف ہے۔ کہ وہ خود بھی اس ناجائز حرکت سے باز آجائیں۔ اور دوسروں کو بھی روکیں بلکہ عوام کا فرض ہے کہ وہ نگران افسروں کو غلہ کی برآمد روکنے میں ہر طرح کی مدد دیں۔ اور ملک سے غلہ کا ایک دانہ بھی باہر نہ جانے دیں۔

جنگ

انڈین یونین آزادی کے معاہدہ کے

خلاف آزادی ملنے کے دن سے ہی اپنی ہمسایوں خاصکر پاکستان سے لڑائی کی طرح ڈالتی چلی آئی ہے۔ اس نے پاکستان کے خلاف معاندانہ رویہ اختیار کرنے میں خود اپنے اصولوں کو بھی توڑ کر رکھ دیا ہے۔ اور کشمیر اور جوناگڑھ کے معاملات میں بالکل متضاد موقف پر کھڑی ہے۔

زبان سے اس کے بڑے بڑے مقرر لیڈر یہی کہتے جاتے ہیں۔ کہ ہم کسی سے لڑنا نہیں چاہتے مگر عملاً وہ ایک دن بھی جنگ سے تائب نہیں ہوئے۔

کشمیر پر ناجائز قبضہ کرنے کے لئے ایک طرف تو انڈین یونین فوجی چڑھائی کئے ہوئے ہے اور دوسری طرف یو، این او کی عدالت میں انصاف طلبی کر رہی ہے۔ اور کہہ رہی ہے کہ پاکستان کشمیر میں اس کی فوجی کارروائیوں کو اپنی فوج سے روک رہا ہے۔ اور انڈین یونین کے علاقہ میں گھس آیا ہے۔ حالانکہ خود انڈین یونین کے مسلمہ اصول کے مطابق کشمیر ابھی تک انڈین یونین کا علاقہ نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ صرف مہاراجہ کے معاہدہ سے الحاق نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ عوام الحاق کی تائید نہ کریں۔ یہ بات خود اس نے اپنے دعوے کے مسودہ میں تسلیم کی ہے۔ لیکن پھر بھی وہ اسکو اپنا علاقہ بتائے چلی جاتی ہے۔ دوسرے اس نے ایک جھوٹی خبر کی بناء پر جس کی تردید ہو چکی ہے۔ یہ فرض کر لیا ہے کہ پاکستان نے تسلیم کر لیا ہے۔ کہ اس کی فوجیں جنگ کشمیر میں حصہ لے رہی ہیں۔ کشمیر میں آزاد فوج کے مقابلہ میں پے در پے شکستیں کھانے کی وجہ سے وہ اس جھوٹی خبر کو پاکستان سے الجھنے کا بہانہ بنانا چاہتی ہے۔

چنانچہ اس کی چیرہ دستیوں کی تازہ مثال ہری کی حالیہ بمباری ہے۔ پاکستانی علاقہ پر اسکی یہ یورش پہلی نہیں ہے۔ اس سے کچھ دن پہلے وہ گڑھی حبیب اللہ پر بمباری کر چکی ہے جس کو تسلیم کر کے وہ معذرت بھی کر چکی ہے۔

یہ تازہ واقعہ ثابت کرتا ہے کہ گڑھی حبیب اللہ کی بمباری بھی مغالطہ کی وجہ سے نہیں ہوئی تھی۔ اور انڈین یونین پاکستان سے دیدہ دانستہ الجھنا چاہتی ہے۔

ہمیں حیرانی ہے کہ مہاتما گاندھی جی کے اصول "اہنسا" کے پیجاری جو مونہہ سے تو رام رام پکار رہے ہیں۔ بغل میں چھری دبائے کیوں پھرتے ہیں۔ اور کیوں اپنے ہمسایوں کو زچ کر رہے ہیں۔ کیوں اپنے گھر میں آرام سے نہیں بیٹھتے۔ اور دوسروں کو بیٹھنے دیتے؟

انڈین یونین اگر پاکستان اور دوسرے ایشیائی ملکوں پر اپنا رعب بٹھانے کے لئے ایسا کر رہی ہے۔ تو وہ سخت غلطی کر رہی ہے۔ آزادی کے بعد جو کشت و خون اس سرزمین میں ہو چکا ہے۔ وہ انکی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہونا چاہیئے اگر وہ اپنے ہمسایوں سے چھیڑ چھاڑ کو جاری رکھیگی تو اس کا ایک ہی نتیجہ ہوگا۔ اور وہ ہے برعظیم ہند کی مکمل تباہی اور اگر جنگ کے عفریت ایک دفعہ کھل پڑے۔ تو پھر تمام ایشیائی ممالک کی آزادی خطرے میں پڑ جائے گی۔ اور مغربی اقوام ہماری لاشوں کے گرد پھر اسی طرح جمع ہو جائیں گی۔ جس طرح گدھ مردہ گدھے کی لاش کے گرد جمع ہو جاتے ہیں۔

ناتواں بندے

جب خاتم النبیین سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اللہ تعالےٰ کے حکم سے مکے میں آواز حق اٹھائی۔ تو سوائے چند سعید روحوں کے جو انگلیوں پر گنی جا سکتی تھیں جو دنیاوی لحاظ سے بالکل ناتواں اور کمزور تھیں۔ کسی نے اس آواز پر لبیک نہ کہا۔ بلکہ سب کے سب اس آواز کو دبانے پر آمادہ ہو گئے۔ وہ قطعاً اس آواز حق کو سننے کے لئے تیار نہیں تھے۔

یہ مخالفین کون تھے یہ اس عظیم الشان باپ کی اولاد تھے۔ جو اللہ تعالےٰ کے ایک اشارے پر اپنے پیارے اکلوتے بیٹے کو چھری سے اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ یہ اس عظیم الشان بیٹے کی اولاد تھے۔ جس نے اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کے لئے اپنے پیارے باپ کے ہاتھوں سے اپنے گلے پر چھری پھیرنا خوشی سے منظور کر لیا۔ اور ذبح ہونے کے لئے اپنے باپ کے آگے لیٹ گیا۔ یہ اولاد تھے ان اللہ تعالےٰ کے دو فدائیوں کی جنہوں نے وادی غیر ذی زرع میں اللہ تعالےٰ کی عبادت کے لئے پہلا گھر بنایا تھا۔

اگرچہ یہ مخالفین نبی اللہ بے طرح بت پرستی میں گرفتار ہو گئے ہوئے تھے۔ اور انہوں نے اللہ تعالےٰ کی عبادت کے سب سے پہلے گھر کعبۃ اللہ میں بھی پوجنے کے لئے تین سو ساٹھ بت رکھ دیئے تھے۔ مگر وہ اپنے آپ کو اپنے باپ ابراہیم ہی کے دین پر سمجھتے تھے۔ لیکن اس نور پر بت پرستی کے اتنے دبیز پردے پڑ گئے تھے۔ کہ وہ بھی اندھیرے کے ساتھ اندھیرا بن کر رہ گیا تھا۔

جب اللہ تعالےٰ کے رسول نے ان دبیز پردوں کو نور کے چہرے سے ایک ایک کر کے اٹھانا چاہا۔ تو بتوں کی آنکھیں جو گھپ اندھیرے سے مانوس ہو چکی تھیں چندھیا گئیں۔ اور وہ اس درد کی تاب نہ لا کر چیخ اٹھے۔

جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حق کے آئینہ میں انہیں خود ان کی بھیانک شکل دکھانی چاہی۔ تو وہ جھنجھلا کر آپ پر ٹوٹ پڑے تاکہ آئینہ کو چکنا چور کر دیں۔

شیطان نے ان کے کان میں پھونکا کہ یہ ساحر ہے یہ مجنون ہے۔ یہ تمہارا آبائی دین تم سے چھیننا چاہتا ہے۔ تم کو گمراہ کر رہا ہے۔ ابراہیم کا حقیقی دین وہی ہے۔ جس پر تم عمل پیرا ہو۔ یہ شخص دین ابراہیم کا نام لے کر تم کو دھوکا دے رہا ہے۔ یہ دراصل صابی ہے۔ اس کے

(باقی دیکھیں صفحہ ۶ کالم اول پر)

جماعت احمدیہ کوئٹہ کی مخلصانہ سرگرمیاں

از مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل از کوئٹہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ جب سے کوئٹہ تشریف لائے ہیں۔ مقامی جماعت کے مخلصین نے اپنی محبت اور اخلاص اور خدمت سلسلہ کے جو قابل قدر مظاہرے کئے ہیں وہ انسان کے ایمان کو تازہ کرنے والے اور اس قوتِ ایمانی کا ایک نمایاں ثبوت ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے اندر ودیعت کر رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے ایمان اور اخلاص میں بیش از بیش برکت بخشے۔ اس عرصہ میں وہ حضور کے کلمات طیبات سے مستفیض ہونے حضور کی اقتدا میں نمازیں ادا کرنے اور حضور کے درس میں شامل ہونے اور حضور کی خوشنودی مزاج حاصل کرنے کے لئے حتی الامکان پوری جدوجہد اور سعی کرتے رہے ہیں۔ اور حضور نے بھی مختلف مواقع پر اس جماعت کے افراد کے متعلق اپنی خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے۔ حقیقتاً یہ جماعت احمدیہ کوئٹہ کی بہت بڑی خوش قسمتی تھی کہ امسال موسم گرما میں حضور یہاں تشریف لائے۔ اور اس طرح نہ صرف مقامی جماعت کے لئے بلکہ تمام بلوچستان کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے انوار و برکات کا عظیم الشان دروازہ کھل گیا۔

ان نہایت ہی مبارک اور تاریخی ایام میں جن خوش نصیب اصحاب نے خصوصیت سے مختلف خدمات سلسلہ میں حصہ لیا ہے۔ ان میں سے ایک ہمارے قابل احترام بھائی مکرم جناب ڈاکٹر غفور الحق خان صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ہیں ڈاکٹر صاحب موصوف کے اخلاص کا پتہ اس سے لگ سکتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں کوئٹہ آنے کی استدعا اولاً مکرم جناب ڈاکٹر صاحب موصوف کی طرف سے ہی کی گئی تھی۔ اور پھر وہ اس امر کے لئے بھی کلی طور پر تیار تھے کہ اگر حضور کے لئے کوئی موزوں کوٹھی کوئٹہ میں دستیاب نہ ہوئی۔ تو وہ اور ان کے بھائی اپنے مکانات حضور کی رہائش کے لئے خالی کر دینگے یہ جذبہ اخلاص یقیناً قابل تعریف اور اس روح ایمان کا ایک بہت بڑا ثبوت ہے جو ان کے اندر کام کر رہا ہے۔ اسی دوران میں انہوں نے حضور کے لئے دو کوٹھیوں کا بھی انتظام کر لیا۔ مگر جماعت نے حضور اور حضور کے اہلبیت اور خدام کی ضروریات اور سہولت کے لئے موجودہ کوٹھی کا انتخاب پسند کیا۔ جس میں حضور آجکل فروکش ہیں۔ اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی کارآمد ثابت ہو رہی ہے۔ پھر حضور کی تشریف آوری کے نتیجہ میں مقامی جماعت پر بعض غیر معمولی اخراجات کا بار پڑنا ایک لازمی امر تھا۔ خصوصاً حضور کی فرودگاہ کے ارد گرد جو احاطہ تعمیر کیا گیا ہے اس کیلئے روپیہ کی فوری ضرورت تھی۔ اسی طرح مہمان نوازی اور دیگر کئی قسم کے اخراجات روپیہ کا تقاضہ کرتے تھے۔ مقامی جماعت نے اس قسم کے اخراجات کا اندازہ تین ہزار روپیہ کا کیا تھا۔ جس کو پورا کرنے کے لئے مکرم جناب ڈاکٹر غفور الحق صاحب نے بلوچستان ہینڈلوم فیکٹری کی طرف سے جس کے آپ پریذیڈنٹ ہیں۔ فوراً تین ہزار روپیہ اس غرض کے لئے پیش کر دیا۔ اور اس طرح جماعت کی ایک اہم ضرورت کو پورا کرنے میں آپ نے اور فیکٹری کے دوسرے دوستوں نے شاندار حصہ لیا جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ حضور کی قیامگاہ کے لئے ضروری سامان کی فراہمی میں بھی ان کے خاندان کا نمایاں حصہ ہے۔

پھر علاوہ اس کے کہ مقامی جماعت کی طرف سے تین دن نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ حضور کے اہل بیت اور خدام کی مہمانی کے فرائض سرانجام دیئے گئے۔ جناب ڈاکٹر غفور الحق خان صاحب نے مزید تین دن اپنی طرف سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضور کے اہل بیت کی مہمان نوازی کی اور اس طرح اپنے اخلاص کا ایک اور ثبوت بہم پہنچایا۔ علاوہ ازیں جناب ڈاکٹر صاحب موصوف نے مختلف مواقع پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضور کے بعض اہل بیت کا طبی معائنہ بھی کیا۔ اور ضروری دوائیں اپنے پاس سے بطور حقیر نذرانہ عقیدت پیش کیں۔

انہی سرگرمیوں کے سلسلہ میں جناب ڈاکٹر صاحب موصوف نے جولائی کے ابتدا میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اوڑک (واٹر ورکس کوئٹہ کے ملاحظہ کے لئے) تشریف لے جانے کی استدعا کی۔ اوڑک کوئٹہ سے چودہ میل کے فاصلہ پر ایک خوشگوار پہاڑی مقام ہے۔ جہاں ایک چشمہ واقعہ ہے۔ چشمہ کے نیچے واٹر ورکس ہے۔ اور اسی واٹر ورکس سے کوئٹہ کو پانی سپلائی کیا جاتا ہے۔ حضور نے ان کی درخواست کو منظور فرما لیا۔ اور چھ جولائی کو حضور اپنے اہل بیت اور خدام کے ہمراہ وہاں تشریف لے گئے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس موقعہ پر پانچ کاروں اور دو لاریوں کا انتظام کیا ہوا تھا۔

حضور ۱۰ بجے صبح روانہ ہو کر پہلے ہنّا لیک دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ کوئٹہ سے قریباً آٹھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ حضور اس مقام کے نظارہ سے بہت محظوظ ہوئے۔ اور حضور نے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ رمضان کے بعد کسی دن فجر کی نماز پڑھ کر ہم یہاں آئیں یہیں ناشتہ کریں اور دس بجے واپس چلے جائیں ہنّا لیک پر قریباً نصف گھنٹہ قیام فرمانے کے بعد حضور معہ قافلہ اوڑک پہنچے۔ اوڑک میں ڈاکٹر صاحب کے بڑے بھائی خان جمیل الحق صاحب اور ان کے خاندان کے دیگر افراد انتظامی امور میں حصہ لینے اور حضور کی پیشوائی کے لئے پہلے سے پہنچے ہوئے تھے۔ انہوں نے حضور کے اہل بیت اور تمام قافلہ کی آئس کریم شربت اور پھلوں سے تواضع کی۔ حضور کی نشست کے لئے درختوں کے سایہ میں ایک جگہ بنائی گئی تھی۔ جہاں حضور نے استراحت فرمائی۔ اور حضور کے اہل بیت کے لئے نزدیک ہی سرکاری بنگلہ میں خاطر خواہ انتظام تھا کھانا تیار ہونے تک حضور مختلف امور پر گفتگو فرماتے رہے۔

نماز ظہر پڑھانے کے بعد حضور نے خدام کے ہمراہ کھانا تناول فرمایا۔ بعد میں بعض نوجوانوں اور میجر ڈاکٹر سراج الدین الحق خان صاحب کے بچوں شمس الحق خان، منیر الحق خان اور معین الحق خان نے نشانہ بازی کی مشق کی۔ اور حضور نے مکرم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور مکرم جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے نے بھی اس میں حصہ لیا۔

اس کے بعد حضور نے عصر کی نماز پڑھائی۔ اور پھر معہ اہل بیت و خدام واٹر ورکس دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ قریباً ایک گھنٹہ کے بعد حضور واپس تشریف لائے۔ اور خدام کے ہمراہ حضور نے چائے نوش فرمائی۔ ساڑھے چھ بجے شام حضور معہ اہل بیت و خدام واپس کوئٹہ تشریف لے آئے۔

اس پکنک کے تمام انتظامات جناب ڈاکٹر غفور الحق خان صاحب اور ان کے خاندان کی طرف سے کئے گئے تھے۔ جو ان کے اخلاص اور اس کے ساتھ ہی ان کے حسن انتظام کے بھی مظہر تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور ان کے اخلاص اور ایمان اور کاروبار اور صحت میں ترقی بخشے۔

آجکل کوئٹہ میں جماعت احمدیہ کی علماء کیطرف سے سخت مخالفت کی جا رہی ہے۔ اور وہ عوام کو اشتعال دلانے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس مخالفت کے نتیجہ میں کئی سعید روحیں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو چکی ہیں۔ اور کئی ہیں جو احمدیت پر غور کر رہے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کوئٹہ کے تمام افراد کے ایمان میں برکت بخشے۔ اور ان کو اپنی برکات اور انعامات سے حصہ وافر عطا فرمائے۔

تحریری انعامی مقابلہ

مجلس عاملہ احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن نے مبلغ بیس روپے کا ایک تحریری انعامی مقابلہ رکھا ہے جس کی تفصیلات درج ذیل ہیں:۔

(۱) موضوع۔ "قومی ترقی میں عورت کا حصہ"
(۲) وسعت۔ آٹھ فل سکیپ کاغذ سے کم از کم بارہ فل سکیپ کاغذوں تک
(۳) لمبے حوالجات سے اجتناب کرنا ہوگا البتہ متعلقہ کتب سے مدد بھی حاصل کی جا سکتی ہے۔
(۴) مضمون ۲۰ اکتوبر ۴۸ء تک رجسٹرڈ لفافہ میں بنام سید محمود اختر کواڈرینگل ہاسٹل گورنمنٹ کالج لاہور آنا چاہیئے۔
(۵) تمام مقامی و غیر مقامی کالجوں، جامعہ نصرت جامعہ احمدیہ کے احمدی طلباء و طالبات نیز وہ طلباء و طالبات جو نامساعد حالات کی وجہ سے پڑھائی جاری نہ رکھ سکے ہوں۔ لیکن اپنے آپکو ابھی تک طالب علم سمجھتے ہوں اس مقابلہ میں شامل ہو سکتے ہیں۔
(۶) مضامین احمدی نقطہ نگاہ سے لکھے جائیں
(۷) احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کے عہدہ داران اس مقابلہ میں حصہ نہیں لے سکتے۔

(شعبہ نشر و اشاعت احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور)

قربانیوں کا وقت!!

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب (مبلغ سیرالیون (مغربی افریقہ)

جس ابتلاء سے جماعت احمدیہ آج کل گزر رہی ہے۔ اس کی نظیر ہماری ساٹھ سالہ زندگی میں نہیں ملتی۔ ہمارا مقدس مرکز قادیان دارالامان جس کی خاطر ہم ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں جس کا چپہ چپہ اور ذرہ ذرہ ہمارے لئے مقدس ہے ہم سے زبردستی چھین لیا گیا ہے۔ سینکڑوں بے گناہ افراد کو شہید کر دیا گیا۔ اور ایسے افعال کئے گئے۔ جن سے انسانیت کانپ اٹھی سینکڑوں جماعتیں اپنے مرکزوں سے اکھڑ گئیں۔ ان کے مال واسباب پر جابرانہ قبضہ کر لیا گیا۔ گویا جماعت پر ایک زلزلہ سا آیا۔ جس سے وہ ہل گئی۔ جماعت احمدیہ پر دردناک اور انسانیت سوز مظالم کا علم دنیا کو ہو چکا ہے۔ اس لئے اس کے دہرانے کی ضرورت نہیں۔ اس ابتلاء میں جماعت کے ایک حصہ میں گھبراہٹ اور افسردگی ظاہر ہوئی ہے جو ہمارے شایان شان نہیں ہے۔ ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم ایک عظیم الشان نبی کی جماعت ہیں۔ جس کا کام سب دنیا کو فتح کرنا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور جلال کا پرچار کرنا ہے۔ الٰہی جماعتوں کے لئے عسر و یسر، رنج والم کے ادوار اسی طرح مقدر ہیں۔ جس طرح انفرادی حیثیت میں ہر انسان کے لئے۔ آسمانی جماعتوں پر ایک ایسا زمانہ آتا ہے۔ جو فتن و مصائب اور مشکلات کا زمانہ ہوتا ہے۔ جماعتوں کو ابتلاء میں ڈالا جاتا ہے۔ گویا وہ ہلائی جاتی ہیں۔ بالآخر اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کی پکار سنتا ہے۔ اور اپنی نصرت اپنے وعدہ کے مطابق ارسال کرتا ہے۔ اور جماعت ابتلاء سے ثابت قدم نکل کر ترقی کی منزلیں طے کرنے لگتی ہے۔ مصائب کا زمانہ قربانیوں کا زمانہ ہوتا ہے۔ جس میں ثابت قدمی اور استقلال جیسے جوہروں کی مدد سے کامیابی حاصل کی جاتی ہے۔ عسر و یسر کے زمانوں میں اللہ تعالےٰ کا تازہ بتازہ کلام مومنوں کی تسلی و تشفی کے لئے نازل ہوتا ہے جو مومنوں کی ڈھارس بندھاتا ہے تا ان کے دل تسکین پائیں اور وہ حوصلہ نہ ہاریں۔ اور ان میں سستی نہ آ جائے۔ ان میں مایوسی نہ چھا جائے اور حقیقت تو یہ ہے کہ سچا مومن اللہ تعالےٰ پر توکل رکھتا ہے۔ وہ اس کی رحمت سے کبھی ناامید نہیں ہوتا۔ تنگی اور فراخی میں برابر خدا تعالےٰ کو یاد رکھتا ہے۔ اس کی رضا پر راضی رہتا ہے۔ اور استقلال سے کام کئے جاتا ہے۔ اور ہر وہ قربانی کرنے کے لئے تیار رہتا ہے جس کا مطالبہ امام وقت کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کے نتیجے میں اسے فتح و نصرت کے انعام سے نوازتا ہے۔ اس قانون سے احمدیہ جماعت مستثنیٰ نہیں ہے۔ کیونکہ یہ بھی ایک بہت بڑے نبی کی جماعت ہے۔ ہمارے لئے بھی عسر و یسر کے ادوار مقدر ہیں۔ فکر و بلا کے ایام بھی موجود ہیں اور پھر فتح و کامرانی کا وعدہ بھی شامل حال ہے گو آج ہم ایک بہت بڑے ابتلاء سے دوچار ہیں۔ مصائب اور مشکلات کے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ دشمن اپنی پوری قوت ہمیں تباہ کر دینے پر صرف کر رہا ہے۔ اور ہمارے مخالف ہم پر ہنس رہے ہیں۔ کہ یہ سلسلہ چند دن کا مہمان ہے۔ لیکن ہم کو اللہ تعالےٰ کا وعدہ نہیں بھولنا چاہیئے۔ ایسے ابتلاء ہماری ترقی کے لئے ضروری بلکہ ممد و معاون ہیں۔ اس کے بغیر ہم میں صحیح بیداری پیدا نہیں ہو سکتی اور ہم اپنے کام کو پوری ذمہ داری سے ادا نہیں کر سکتے۔ لیکن ان مصائب میں ہم کو حوصلہ نہیں ہارنا چاہیئے۔ ہم کو رنج و غم کے جذبات میں نہیں بہہ جانا چاہیئے کہ اس سے ہمارے کاز کو شدید نقصان پہنچے گا۔ بلکہ ہم خود ہی اپنی ترقی کا راستہ بند کرنے والے ہوں گے۔

ضرورت ہے اس بات کی کہ ہم اپنے آپ کو اس غم سے نکالیں۔ اپنا امتحان کریں۔ اور تزکیہ نفس کریں۔ اپنی خامیوں کی اصلاح کریں۔ اپنی سستیوں کوتاہیوں اور غلطیوں کی تلافی کریں۔ زیادہ منظم ہوں اور اپنی بکھری ہوئی قوتوں کو جمع کریں۔ اور قربانی کے میدان میں پوری طاقت سے اتر آئیں۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جتنا بڑا ابتلاء ہوتا ہے۔ اتنی بھاری قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ جتنا نازک دور ہو اتنی بڑی قربانی کی ضرورت ہوتی ہے یہی سبق ہمیں موجودہ ابتلاء سے ملتا ہے۔ ہم کو تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ ہم پر مصائب کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے۔ لیکن گذشتہ انبیاء علیہم السلام کی جماعتوں کو دیکھو۔ ان کو اس سے بھی زیادہ تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ انہوں نے کامیابی سے اس کا مقابلہ کیا اور اپنے مقصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئیں۔ ہمیں بھی اللہ تعالےٰ کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اس کی رضا پر راضی ہو کر صبر اور استقلال سے کام لینا چاہیئے۔ ہم کو حوصلہ نہ ہارنا چاہیئے۔ بلکہ اللہ تعالےٰ سے نصرت کا طالب ہونا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

مستقل رہنا ہے لازم اے بشر تجھ کو سدا
رنج و غم، یاس و الم - فکر و بلا کے سامنے
بارگاہ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے
حاجتیں پوری کریں گے کیا تری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

یہ ہے حقیقت اسلام اور یہی صحیح مومن کا مقام سچا مومن وہی ہے۔ جو مصائب میں گھبرا نہیں جاتا۔ حوصلہ نہیں ہار دیتا۔ بلکہ وہ خدا تعالےٰ پر توکل کرتا ہے۔ اسی سے نصرت کا طالب ہوتا ہے اپنی مشکلات اور حاجتیں اسی کے سامنے پیش کرتا ہے۔ رنج و غم اس کو اپنے مقصد سے دور نہیں ہٹاتے جاتے۔ بلکہ اس کا ایمان مضبوط کرنے کا موجب ہوتے ہیں۔ مایوسی اس کے حصہ میں نہیں آتی اور پست ہمتی اس کا خاصہ نہیں ہوتا اس کو اپنی کامیابی کا یقین ہوتا ہے۔ وہ عسر و یسر میں اللہ تعالےٰ پر توکل کرتا ہے اور قربانیوں سے دریغ نہیں کرتا۔ اسے معلوم ہے۔ کہ قربانیوں کے بغیر کامیابی نہ صرف مشکل بلکہ محال ہے۔ اسلئے وہ اس دھن سے اپنے کام میں مصروف ہو جاتا ہے۔ کہ اسے کوئی ابتلاء درپیش ہی نہیں۔

پس اے احمدی بھائیو! ان فکر و بلاء کے ایام میں گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ حوصلہ ہارنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ یہ وقت نہایت قیمتی ہے۔ اسے ہاتھ سے نہ جانے دو۔ اے عزیزو! یہ دنیا فانی ہے۔ مادی ذرائع ہمیں کامیاب نہیں کر سکتے۔ کیونکہ آسمانی جماعتوں کا انحصار اللہ تعالےٰ کی تائید اور توکل پر ہوتا ہے۔ مایوسی اور افسردگی زہر قاتل ہیں۔ اس کو پاس نہ پھٹکنے دو۔ اٹھو اور کمر ہمت کس لو۔ اپنے مقصد کے حصول میں دیوانہ وار لگ جاؤ۔ یہ وقت انتہائی نازک ہے اور ہم سے عظیم الشان قربانیوں کا مطالبہ کر رہا ہے۔ اگر ہم نے اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک نہ کہا۔ اور سستی اور غفلت دکھائی تو ہم بہت بد نصیب ہوں گے۔ اور ہمارے لئے کوئی عزت کا مقام نہ ہو گا۔ آؤ ہم اپنی پوری طاقت سے اس پیغام کی اشاعت میں لگ جائیں۔ جسے اس زمانہ کا پیارا نبی، ہمارا پیارا مسیح لے کر آیا۔ آؤ ہم اپنی قربانیوں سے آنے والی نسلوں کے لئے مثال قائم کر دیں۔ تا وہ کہہ سکیں کہ ہم نے نہایت مصیبت اور فتنوں سے پر ایام میں حوصلہ نہیں ہارا۔ بلکہ پہلے سے زیادہ قربانی کرتے چلے گئے۔ ہماری عزتیں، مال اور جائدادیں اگر اس راہ میں ختم ہو جائیں تو ہمیں اس پر فخر کرنا چاہیئے۔ اسلام پر نازک ترین دور آیا ہوا ہے۔ ہم سے ایک بڑا مطالبہ کیا جا رہا ہے اور وہ ہے ہمارا اسلام کی راہ میں مرنا ہمیں خوشی سے اس جہاد میں شامل ہو جانا چاہیئے جس کی طرف امام وقت ہمیں بلا رہے ہیں۔ ہمیں سستیاں اور غفلتیں ترک کر دینی چاہئیں۔ مبادا ہماری کوتاہی فتح کے دن کو ہم سے دور لے جائے ہماری حقیقی زندگی تو اس موت میں ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے رستے میں آئے۔ پس ہمیں سستی اور کمزوری کی چادر کو اتار پھینکنا چاہیئے۔ اور حقیقی قربانی کے لئے تیار ہونا چاہیئے۔ امام وقت ہمیں قربانی کے لئے پکار رہا ہے۔ ہمیں اس آواز پر لبیک کہنا چاہیئے اور عمل سے ثابت کر دینا چاہیئے۔ کہ ہمارے حوصلے بلند ہیں اور ہمارے عزائم پختہ ہیں۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح فرماتے ہیں کہ:-

"پس ہمارے دل غمگین نہ ہوں۔ تم پر افسردگی طاری نہ ہو۔ کہ یہ کام کا وقت ہے اور کام کے وقت میں افسردگی اچھی نہیں ہوتی۔ بلکہ کام کے وقت میں ہم میں نئی زندگی اور نئی روح پیدا ہو جانی چاہیئے۔ ہمارے بوڑھے جوان ہو جانے چاہئیں۔ اور ہمارے جوان پہلے سے زیادہ طاقتور ہو جانے چاہئیں۔ ہم مذہبی لوگ ہیں حکومتوں سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ ہمارا کام دلوں کو فتح کرنا ہے نہ کہ زمینوں کو۔ ہمارا یہ کام دوسرے کاموں سے بہت زیادہ اہم اور ضروری ہے۔ پس ہمیں دوسروں کی نسبت زیادہ ہمت اور قربانی کرنی چاہیئے"۔

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ وقت ضائع کرنے کا نہیں۔ بلکہ ہوشیاری سے کام کرنے کا ہے۔ پس ہمیں یہ پر فتن ایام ڈرا نہ دیں۔ ہمیں حوصلہ نہ ہارنا چاہیئے۔ اور نہ ہی ہماری کوششوں اور قربانیوں میں کمی آنی چاہیئے۔ ہمارا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھے تا فتح کا دن قریب آئے۔ اور ہم اللہ تعالےٰ کی خوشخبریوں اور فتح کے وعدے پورے ہوتے دیکھیں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ہمیں کامل استقلال عطا کرے۔ اور ہر ابتلاء میں ثابت قدم رکھے۔ آمین

ملازمت کے خواہاں ہیں

ایک صاحب جو ٹرینڈ اور تجربہ کار ٹیکسی ڈرائیور ہیں۔ آج کل بیکار ہیں۔ اور ملازمت کے خواہاں ہیں۔ اگر کوئی دوست ان کو ملازمت دلانے میں ان کی امداد کر سکیں تو وہ نظارت امور عامہ جودھامل بلڈنگ لاہور کو اطلاع دیں۔ یہ ثواب کا کام ہے۔ ناظر امور عامہ جودھامل بلڈنگ لاہور

درخواست دعا

میرا لڑکا منور احمد (بعمر ۱½ سال) دو ماہ سے بیمار رہا ہے۔

۲۔ اخویم ملک ظفر الحق صاحب آف نارووال ۲ روز سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔

احباب کے اور صحابہ کرام سے خصوصاً درخواست ہے کہ ان کی شفایابی عاجلہ و کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ حکیم ظفر الحق

ڈاکٹر میجر محمود احمدؐ کی شہادت

ایک مخلص اور بے نفس نوجوان ہم سے جدا ہوا

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رتن باغ لاہور

دوستوں کو اخبار الفضل کے ذریعہ ڈاکٹر میجر محمود احمد صاحب کی شہادت کی خبر مل چکی ہے۔ چونکہ مرحوم میجر محمود میرے صیغہ کے انتظام کے ماتحت گذشتہ ایام میں قادیان بھی گئے تھے۔ اسلئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ ان کے متعلق دعا کی تحریک کی غرض سے یہ مختصر نوٹ الفضل میں شائع کرادوں۔

مرحوم ڈاکٹر میجر محمود احمد صاحب امرتسر کی مشہور اور قدیم مخلص قاضی فیملی کے ایک بہت ہی ہونہار اور احمدیت کے فدائی نوجوان تھے۔ ان کے دادا ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر کے احمدیت کی نعمت سے مشرف ہوئے تھے۔ اور پھر آج تک یہ خاندان اپنے اخلاص میں ممتاز چلا آیا ہے۔ گذشتہ فسادات کے دنوں میں ڈاکٹر میجر محمود احمد نے اپنی ترقی کرتی ہوئی کوئٹہ کی پریکٹس کو خطرے میں ڈال کر قادیان کی خدمت کے لئے اپنا نام پیش کیا۔ اور جب اوائل اکتوبر ۱۹۴۷ء میں ایک کانوائے قادیان گیا۔ تو اس میں میرے لڑکے عزیز مرزا منیر احمد کے ساتھ مرحوم میجر محمود بھی شامل تھے مگر ان ایام میں چونکہ قادیان کی احمدی آبادی پر بڑا حملہ ہونے والا تھا۔ اسلئے اس کانوائے کو غلط بہانہ رکھ کر بٹالہ میں روک لیا گیا۔ اور صرف روکا گیا۔ بلکہ اسے بٹالہ میں بے پناہ گولیوں اور آتش زنی کا نشانہ بنایا گیا۔ اور مرحوم محمود احمد بٹالہ سے لاہور واپس آنے پر مجبور ہو گئے۔ چنانچہ انہوں نے حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت دوسرے کانوائے کی انتظار میں رتن باغ کے کیمپ میں احمدی پناہ گزینوں کی خدمت اپنے ذمہ لی۔ اور نہایت اخلاص اور محبت کے ساتھ اس فرض کو سرانجام دیا اس کے بعد جب اکتوبر کے آخر یا نومبر کے شروع میں دوسرا کانوائے قادیان گیا۔ تو مرحوم میجر محمود احمد کو بھی قادیان جانے کا موقع میسر آگیا۔ اور مرحوم نے اپنے والدین کو خطرات کے پیش نظر ان الفاظ میں اپنے سفر کی اطلاع دی کہ میں سلسلہ کی خدمت کی غرض سے قادیان جا رہا ہوں اور اپنے پیچھے آپ کی تسلی کے لئے اپنے اکلوتے اور چھوٹے بچے کو چھوڑے جا رہا ہوں۔ اگر میں زندہ نہ لوٹوں۔ تو آپ صبر سے کام لیں اور خدا کے شکر گزار رہیں۔

چنانچہ ڈاکٹر میجر محمود احمد قادیان گئے اور کم وبیش تین ماہ تک قادیان میں رہ کر نہایت اخلاص اور محبت اور خاموشی کے ساتھ بیمار درویشوں کی خدمت سرانجام دی۔ اور یہ ان کی مخلصانہ خدمات کا نتیجہ تھا کہ مخالفت کے باوجود بہت سے ہندو اور سکھ بھی ان سے علاج کروانے کے لئے ہماری ڈسپنسری میں آتے رہے۔ بلکہ غیر مسلم ڈاکٹروں پر بھی ان کو ہر رنگ میں ترجیح دیتے رہے۔ اس کے بعد وہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت جنوری ۱۹۴۸ء میں لاہور واپس آگئے۔ اور حضور کی ملاقات کے بعد حضور کی اجازت سے اپنی پریکٹس شروع کرنے کے لئے پھر کوئٹہ چلے گئے۔ اور اس عرصہ میں ان کو یہ خوشی بھی نصیب ہوئی۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے اپنے گرمائی سفر کے لئے اس سال کوئٹہ کو ہی منتخب فرمایا۔ اور مرحوم ڈاکٹر میجر محمود احمد کو مزید خدمت اور صحبت کا موقع حاصل ہوا۔

میں اپنی طرف سے اور اپنے صیغہ کی طرف سے اور قادیان کے درویشوں کی طرف سے مرحوم کے والدین اور دیگر عزیزوں کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ان کی بیوی اور بچے کا حافظ وناصر ہو اور بچے کو باپ کے اخلاص اور جذبۂ خدمت کا وارث کرے۔ بلکہ ان سے بڑھ کر۔ آمین۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۲۱/۸)

پتہ مطلوب ہے

مولوی لقمان صاحب آف کریم پور نواں شہر ضلع جالندھر اپنے موجودہ پتہ سے مجھے مطلع فرمائیں۔ اگر کسی اور دوست کو ان کا علم ہو تو براہ مہربانی ان کے پتہ سے اطلاع دیں۔ از حد ممنون ہوں گا۔ محمد اعظم سکرٹری مال جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن۔ سالار جنگ بلڈنگس حیدرآباد دکن

درخواست دعا

مرزا نذیر علی صاحب کارکن دفتر بہشتی مقبرہ لاہور دو ماہ سے شدید بیمار ہیں احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

میاں رحمت علی صاحب حجام ساکن لنگے ضلع گجرات دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں

ولادت:- عبد اللطیف صاحب بی اے بی ٹی واقف زندگی کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ جو بابو محمد امیر صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ احباب مولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کیلئے دعا فرمائیں۔
(خورشید احمد)

قادیان میں یوم آزادی

گذشتہ عرصہ میں جو قومی تقریبات ہوتی رہی ہیں۔ ان میں شمولیت کے لئے ہم افسران متعلقہ کی خدمت میں گذارش کرتے رہے ہیں۔ لیکن حالات سازگار نہ ہونے کی وجہ سے ان کا مشورہ یہی ہوتا تھا کہ ابھی شمولیت مناسب نہیں۔ لیکن اس دفعہ مجسٹریٹ صاحب مقامی نے مناسب خیال فرمایا کہ ہم بھی ۱۵ اگست ۱۹۴۸ء کو "یوم آزادی" کی تقریب میں شامل ہوں۔ چنانچہ قریباً ستر درویش ملٹری کے ہمراہ جلوس کی شکل میں تعلیم الاسلام کالج کی گراؤنڈ میں پہنچے سلامی اور تقریر اور مارچ پاسٹ کے بعد دفتر میونسپل کمیٹی میں جلسہ ہوا۔ یونس احمد صاحب اسلم کو ڈاکٹر اقبال مرحوم کی نظم "ہندی ترانہ" پڑھنے اور مولوی شریف احمد صاحب امینی کو حکومت سے وفاداری کے اصول کے متعلق اظہار خیالات کا موقعہ دیا گیا۔ اس موقعہ پر جماعت کی طرف سے پچاس روپے اور بعض افراد کی طرف سے بیس روپے یتامیٰ اور بیوگان کے لئے مجسٹریٹ صاحب کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ جس کا لاؤڈ سپیکر پر اعلان کیا گیا۔ اس نمونہ سے متاثر ہو کر تین غیر مسلموں نے بھی پندرہ روپے دیئے اور توقع کی جاتی ہے کہ اور بھی چندہ ہو گا۔ اس کے بعد ہم جلوس کی شکل میں بڑے بازار سے ہوتے ہوئے اپنے علاقہ سے گذر کر بھائی محمود احمد صاحب والی دوکان تک پہنچے۔ جہاں جلوس کی کاروائی ختم کر دی گئی ہم اللہ تعالےٰ کا شکر بجا لاتے ہیں۔ جس نے گذشتہ اکتوبر کے بعد اس وقت تک حالات میں ایسا فرق پیدا کر دیا ہے۔ کہ ہمیں بھی پہلی بار اس قسم کی ملکی تقریب میں حصہ لینے کا موقعہ ملا ہے اور ہم خدا تعالےٰ سے امید رکھتے ہیں کہ وہ آئندہ حالات کو پورے طور پر سازگار کر دے گا۔ اور ساری جماعت کی واپسی سے قادیان کی مقدس بستی پھر سے منور ہو گی۔ اور ہمارے اجڑے ہوئے دل دوبارہ آباد ہو کر تسکین اور راحت پائیں گے۔ (ملک صلاح الدین ایم۔ اے درویش دار المسیح قادیان)

بقیہ صفحہ ۳

دو اس کے پیروؤں کے ابھی سے ٹکڑے ٹکڑے کر دو۔ اس فتنہ کو (نعوذ باللہ) بڑھنے ہی نہ دو۔

یہ ہیں کیا؟ ایک یتیم اور چند غلام۔ تم عرب کے معزز ترین قبیلہ کے معزز ترین سردار۔ تمہارے سامنے ان کی ہستی ہی کیا ہے؟

دوسری طرف حق اس ناتواں یتیم اور چند بے بس غلاموں کی روحوں کے اندر سے شیطان عرب کے ان معزز ترین قبیلہ کے معزز ترین سرداروں پر ہنس رہا تھا۔

پھر کیا ہوا؟ دنیا نے دیکھ لیا کہ جلتی ہوئی ریتوں پر تھلتے ہوئے۔ سینوں میں نیزوں کی انی لیتے ہوئے اس ناتواں یتیم چند بے بس کمزور غلاموں کی دھیمی سی "احد احد"

"لات وعزیٰ وہبل" کے وہ ترگاف نعروں اور فضائے آسمانی کو لرزا دینے والی گرجوں کو اس طرح نگل گئی کہ کہیں نام کو بھی ان نعروں اور گرجوں کی جنبش محسوس ہونے کے لئے نہ رہی اور مٹانے کے لئے اٹھنے والے خود ہی ایسے مٹ گئے۔ کہ ان کے نام سے منسوب ہونا بھی عار سمجھا گیا۔ لیکن اس کے برعکس حق کو اپنے زعم میں انہوں نے مٹا دیا تھا وہ ایسے زندہ ہوئے کہ جو ان سے چھو جاتا ہے۔ وہ بھی ہمیشہ کی زندگی پاتا ہے۔

قرآن کریم کا مطالعہ بتاتا ہے کہ دنیا میں بارہا ایسا ہو چکا ہے۔ اور انسان کی روحانی تاریخ بھی اپنے آپ کو دہراتی ہے اور اس وقت تک دہراتی چلی جائے گی۔ جب تک ابلیس منکر اول تسلیم ورضا کی فوقیت کا اعتراف نہ کریگا۔ اور باطن رحم اس پر غالب نہ آجائے گا۔

اہم تحریک ستمبر

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی اہم تحریک ستمبر ہے جسکے ذریعے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جماعت سے مطالبہ فرمایا ہے کہ ہر احمدی اپنے مجموعی چندے میں زیادتی کر کے ہر ماہ کم از کم اپنی ماہوار آمد کے ۱۶ ½ فیصدی سے لے کر ۳۳ فیصدی تک چندہ ادا کرے۔ اس رقم میں مندرجہ ذیل چندے محسوب کئے جا سکتے ہیں

(۱) چندہ عام یا وصیت (۲) تحریک جدید (۳) چندہ جلسہ سالانہ (۴) چندہ مرکز پاکستان۔ لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ اس تحریک سے پہلے جو چندہ کوئی دوست دیتا ہو اس سے یہ چندہ کم نہ ہو۔

اس تحریک ماتحت چندہ جات کی مجموعی رقم میں جو زیادتی ہوگی۔ وہ علیحدہ جمع کی جائے گی اور حضرت اقدس کے ارشاد اور منشاء کے مطابق خرچ ہوگی

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی یہ سکیم ایسی ہے کہ اب ہر احمدی آسانی سے تمام تحریکات میں حصہ لے سکتا ہے۔

بقیہ صفحہ ۲

نازک ترین مراحل میں آجائے گی۔

انڈونیشیا

جمہوریہ انڈونیشیا نے ۱۷ ماہ حال کو اپنی آزادی کی پہلی سالگرہ جس تزک و احتشام سے منائی ہے۔ وہ اس امر کا بین ثبوت ہے۔ کہ انڈونیشی عوام اب کامل آزادی ہی کو اپنا آخری نصب العین گردانتے ہیں اور اس پر سب سے مستحسن امر یہ ہے کہ تمام اسلامی ممالک نے اس موقعہ سعید پر انڈونیشیا کو کامل امداد کا یقین دلایا ہے۔ پاکستان کی وزارت خارجہ نے جو پیغام تہنیت بھیجا۔ اس میں بالتصریح اس بات کا ذکر کیا۔ کہ پاکستان انڈونیشیا کی ہر ممکن امداد کرے گا۔ اور یہ امید ظاہر کی ہے کہ جلد ہی ہالینڈ اور انڈونیشیا کے درمیان کسی بلاوث سمجھوتے کی رو سے سارے ملک کو آزادی کی غیر مترقبہ نعمت حاصل ہو جائے گی۔

پاکستان کے وزیر خارجہ نے کہا۔ کہ پاکستان اور انڈونیشیا کے مذہبی اور تمدنی رشتے بہت گہرے ہیں۔ اور انڈونیشیا میں ۹۲ فی صدی آبادی ان رشتوں کو مستحکم کرنے میں اور بھی مدد دے سکتی ہے لیکن اس کے باوجود پاکستان کی خواہش ابھی تک یہی ہے کہ کسی نہ کسی طرح امن کا اقتدار قائم رہے۔ چنانچہ سمجھوتے کی تازہ ترین تجویز جو پیش کی گئی ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے۔ ....

... ہالینڈ اور انڈونیشیا کی ایک یونین بنائی جائے تمام ریاستہائے متحدہ انڈونیشیا اس میں شامل ہوں یونین میں شامل ہونے والی ریاستوں کو داخلی خود مختاری حاصل ہوگی۔ امور خارجہ و دفاع محکمہ ہالینڈ کے ماتحت ہوں۔ یونین کی سربراہی اور بالادستی بھی ولندیزیوں ہی کے ہاتھ میں ہوں گے۔ سردور اندیش سیاس سمجھتے ہیں۔ کہ یہ سادہ دل انڈونیشی عوام کو پھانسنے کا ایک نیا حربہ ہے۔ اور آئینی حکومت کا رنگین نقاب محض استعمار کے خدوخال چھپانے کے لئے ڈالا گیا ہے۔

ہالینڈ نے انڈونیشیا کی جمہوریہ کو ایک ایسی یادداشت بھی بھیجی ہے جس میں جمہوریہ کے بیرونی ممالک سے سفارتی تعلقات قائم کرنے پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔

جمہوریہ انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر سکارنو نے اپنی تازہ تقریر میں اس امر کی تردید کی ہے کہ ہالینڈ اور انڈونیشیا کا معاملہ کوئی گھریلو جھگڑا ہے۔ آپ نے کہا۔ یہ بین الاقوامی مسئلہ ہے۔ اور اسے بین الاقوامی طریقوں ہی سے انجام پانا چاہیئے۔ لیکن اس قضیے کو نپٹانے کے لئے سلامتی کونسل نے مساعی جمیلہ کی جو کمیٹی مقرر کی ہے۔ اس کے اختیارات نہایت محدود ہیں

ایران

اگر مغربی طاقتوں کی اغراض حسب خواہش پوری نہ ہو سکنے کے نتیجہ میں تیسری عالمگیر جنگ شروع ہوئی۔ تو ایران کے چشموں سے کون فائدہ اٹھائے گا۔ اس دور اندیشی کے پیش نظر ابھی سے فریقین نے ایران پر ڈورے ڈالنے شروع کر دیئے ہیں۔ دوسری طرف حیدرآباد۔ کشمیر اور فلسطین اور انڈونیشیا میں مسلمانوں پر مظالم مسلمانان عالم میں از سر نو اتحاد قائم کرنے کے سلسلے میں تازیانے کا کام دے رہے ہیں۔ چنانچہ پاکستان کے یوم آزادی کو جہاں دوسرے اسلامی ممالک میں تزک و احتشام سے منایا گیا۔ وہاں ایران بھی کسی سے کم نہیں رہا پاکستان کے سفیر ہز ایکسیلنسی راجہ غضنفر علی خان نے تہران میں اس موقعہ پر جو تقریر کی۔ اس میں ایران و پاکستان کے باہمی خوشگوار تعلقات اور دونوں ملکوں کے مذہبی۔ تمدنی اور معاشرتی معاملات پر روشنی ڈالی شاہ ایران آج کل اٹلی میں سیر و گشت ہیں۔

افغانستان

ہندوستانی اخباروں نے قبائلی علاقوں پر پاکستانی فوجوں کی بمباری کی غلط خبر اڑا کر افغانوں میں جو نارواہ ہیجان پھیلانے کی کوشش کی۔ اس کا بھرم آشکارا ہو چکا ہے۔ چنانچہ افغانی قونصل سردار صلاح الدین سلجوقی نے بھی اس پر تبصرہ کرتے ہوئے ان خبروں کو بے بنیاد قرار دیا ہے اور افغانستان و پاکستان کے تعلقات کی خوشگواری کا نہایت ہی معقول الفاظ میں ذکر کیا ہے۔

افغانستان میں پاکستان کے معاملات سے دلچسپی روز بروز بڑھ رہی ہے۔ چنانچہ حیدرآباد کی ناکہ بندی۔ اور اس پر دیگر مظالم کے خلاف بھی سخت تشویش و غضب کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

گذشتہ ہفتے روس اور افغانستان میں تیس لاکھ ڈالر کا ایک تجارتی معاہدہ ہوا ہے۔ اس معاہدے کی رو سے افغانستان کو روس سے اون ملے گی۔

افغانی جرائد کے تازہ اضطراب انگیز مقالے شاہد ہیں۔ کہ روس نے افغانستان کے دو شمالی صوبوں بدخشاں اور افغان ترکستان کے معاملے میں از سر نو دلچسپی لینی شروع کر دی ہے۔ روس کی طرف سے ان علاقوں پر قبضے کی خواہش کی یہ کوئی پہلی کوشش نہیں ہے۔

ترکی

ترکی میں نوجوانوں کی تحریک نے پھر پر پرزے نکالنے شروع کئے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ ہفتے اس انجمن کے کئی مستعد ارکان کو کمیونسٹ ہونے اور ترکی کی سلامتی کے خلاف سرگرمیوں میں مصروف رہنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ترقی پسند عناصر نے ترکی معیشت پر امریکی تسلط کے خلاف کھلے کھلا آواز اٹھانا شروع کر دی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ترکی کی موجودہ روش اور موجودہ معاشی انحطاط کمال اتاترک مرحوم کی معین کردہ شاہراہ سے انحراف کا نتیجہ ہے۔

دوسری جنگ عالمگیر کے بعد گو تمام ممالک نے اپنی جنگی نفری میں معتد بہ کمی واقع کر لی تھی۔ لیکن ترکی بدستور ابھی ساڑھے لاکھ جوانوں کا خرچ پورا کر رہا ہے۔ گویا ملک کی آمد کا ساٹھ فی صدی فوج پر خرچ ہو رہا ہے۔

بعدالت صاحب سینئر سب جج بہادر کیمبل پور!

مدعی — مدعا علیہ

سردار دوست محمد خان ولد سردار سرور خان ساکن ٹھٹھہ ذات کھیٹرا منڈی گھیب — بنام — الحمید وغیرہ مدعا علیہم سکنائے ایضاً حال مشرقی پنجاب

نوٹس اشتہار بنام

دامجند ولد دلدا د تہ شاہ۔ سیتا رام ولد گوکل چند قوم کھتری سکنائے ٹھٹھہ۔ رام لال ولد گوردا س قوم کھتری پٹرول ایجنٹ ریلوے سٹیشن سنیال تحصیل منڈی گھیب حال ہندوستان مدعا علیہم نمبر مقدمہ ۵۸۹ بابت سال ۱۹۴۷ء دعوے مسماۃ انگرکٹ صاحبہ مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعا علیہم مذکوران بالا کی معمولی طریقہ سے پیروی نہیں ہو سکتی۔ چونکہ وہ بطرف ہندوستان چلے گئے ہیں۔ لہذا نوٹس ہذا بنام مدعا علیہ مذکوران بالا جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر وہ مورخہ ۵ / ۸ / ۴۸ کو مقام کیمبل پور اصالتاً و وکالتاً یا مختارتاً حاضر ہو کر پیروی مقدمہ و جوابدہی مقدمہ نہیں کریں گے۔ ان کی غیر حاضری میں مقدمہ فیصل اور ممنوع قرار دیا جائے گا۔

آج بتاریخ ۷ ماہ اگست ۱۹۴۸ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

نوٹ:۔ مبلغ ۱۰/۲/۱۰ روپیہ ۶۷ / ۳ / ۸ عدالت ہذا میں جمع ہو چکے ہیں۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

جودھپور ریلوے کا مسئلہ
حکومت پاکستان کی طرف سے یاددہانی

کراچی ۱۲ راگست جودھپور ریلوے کا مسئلہ اس وقت تک حل نہیں ہوا۔ بدھ کے روز تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا کہ حکومت پاکستان کو ہندوستان کی حکومت یا حکومت جودھپور کسی کی جانب سے بھی کوئی اطلاع نہیں ملی۔

یاد رہے کہ چند دن گزرے مسٹر سری پرکاش ہندوستانی ہائی کمشنر متعینہ پاکستان نے کہا تھا کہ حکومت ہند نے اس معاملہ کو پاکستان کی حکومت سے براہ راست طے کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس وقت تک کوئی جواب نہ آنے پر حکومت پاکستان نے ہندوستانی ہائی کمشنر متعینہ پاکستان کی معرفت یاددہانی کرائی ہے۔

حیدرآباد کی آزادی کے لئے جدوجہد
حیدرآبادی وزیر اعظم کی عوام کے نام اپیل

حیدرآباد دکن ۱۲ راگست مملکت حیدرآباد کے وزیر اعظم میر لائق علی نے عوام کے نام حسب ذیل اپیل جاری کی ہے "آزادی کی پہلی سالگرہ پر جب کہ ہم سب کو آزادی کی یہ تقریب منانی تھی مجھے اپنے اہل وطن کو یاد دلانا ہے۔ کہ ہم اپنی محبوب آزادی کے تحفظ کے لئے ابھی شدید جدوجہد کر رہے ہیں۔ لہذا آزمائش کے اس مرحلہ پر میں تمام شہریوں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اس مہم سے عہدہ برآ ہونے کیلئے اپنی تمام طاقتوں کو بروئے کار لائیں۔ ابھی ہمیں مزید بڑی بڑی قربانیاں کرنی ہونگی۔ صورت حال بہت سرگرمی بلند حوصلہ۔ جرأت اور مملکت میں بسنے والے مختلف فرقوں کے درمیان گہرا تعاون اور خیرسگالی کے جذبات کا مقتضی ہے۔ جس وقت ہم اپنی آزادی کو برقرار اور پوزیشن کو مستحکم کر لینگے تو دل بھر کر یوم آزادی منائینگے۔ اسی لئے حکومت نے فیصلہ کیا تھا کہ ۱۵ اگست کو کوئی تعطیل نہ ہو۔ اور یوم آزادی کی کوئی تقریب نہ منائی جائے۔

امریکہ میں رہنے والے پاکستانی باشندے

کراچی ۱۱ راگست "ایگونی آف کشمیر" نامی کتاب کے مصنف مسٹر عبدالستار نے جو ابھی ابھی امریکہ سے آئے ہیں ایک بیان میں کہا ہے کہ اگر ضرورت پڑی تو امریکہ رہنے والے پاکستانی باشندے اپنے وطن عزیز کی آزادی کو بحال رکھنے کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کرینگے۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ امریکہ کے لوگ پاکستانی عوام سے گہرا رابطہ قائم کرنے کے بڑے خواہشمند ہیں۔ اور وہ پاکستان حاصل کرنے کی جدوجہد میں کامیاب ہو جانے پر قائداعظم کو بڑی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

پاکستانی فوجی افسروں کو ہندوستان جانیکے پرمٹ ہرگز نہ دئے جائیں
حکومت ہند کی ہندوستانی کمشنر متعینہ پاکستان کو ہدایت

کراچی ۱۲ راگست معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے اپنے ہائی کمشنر متعینہ پاکستان کو ہدایت کی ہے کہ پاکستانی فوج کے افسروں کو ہندوستان آنے کے اجازت نامے نہ دیئے جائیں چاہے وہ کسی نجی کام کے لئے آنا چاہیں اگر کوئی پاکستانی افسر بغیر اجازت نامے کے ہندوستان میں دیکھا گیا تو اسے گرفتار کر لیا جائیگا۔

عنقریب کوئلہ کی بھاری مقدار پاکستان پہنچ جائیگی

کراچی ۱۲ راگست۔ بہار کے دریاؤں میں طغیانی آ جانے کی وجہ سے پاکستان میں کوئلہ کے پہنچنے میں تاخیر ہو گئی ہے۔ حکومت پاکستان کے کول کمشنر مسٹر نصر اللہ بذریعہ ہوائی جہاز کلکتہ گئے تھے تاکہ بین المملکتی معاہدہ کے تحت ہندوستان سے پاکستان کے لئے کافی مقدار میں کوئلہ حاصل کر سکیں انہوں نے واپسی پر ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ جلد ہی پاکستان میں کوئلہ کثرت سے پہنچ جائے گا۔

اقوام متحدہ اور پاکستان کی نگرانی میں استصواب رائے یا جنگ
سردار ابراہیم اور غلام عباس کا مشترکہ بیان۔ ورفرا خدلانہ پیشکش

تراڑکھل۔ چوہدری غلام عباس اور سردار محمد ابراہیم صدر آزاد کشمیر گورنمنٹ نے ایک مشترکہ بیان جاری کیا ہے اس میں آپ نے کہا کہ "ریاست کشمیر کے علاقہ کی دو حصوں کی تقسیم کو ہرگز تسلیم نہ کیا جائیگا۔ ہم ایک اور ریڈکلف کے ہاتھوں دھوکا کھانے کو تیار نہیں۔ اقوام متحدہ کے کمیشن کی طرف سے کسی ایسی کارروائی کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ انہوں نے جارحانہ کارروائی کو تقویت دی ہم مسلمہ اصولوں کی خاطر لڑ رہے ہیں۔ اصولوں پر کوئی سمجھوتہ ممکن نہیں عوام کی قسمتوں پر سودا بازی نہیں کی جا سکتی۔

افغانستان میں جشن آزادی
پاکستان سے وفد کابل جائے گا

کراچی ۱۲ راگست۔ حکومت افغانستان کی درخواست پر اس مملکت کی آزادی کی تقریبات میں شامل ہونے کے لئے پاکستان کا چار نمائندوں پر مشتمل ایک وفد جا رہا ہے یہ تقریبات اس ماہ کے تیسرے ہفتہ میں شروع ہوں گی۔ پاکستانی وفد کے صدر سردار عبدالرب نشتر اور سیکرٹری پروفیسر ایس۔ اے بخاری ہونگے۔ لیفٹننٹ کرنل حبیب اللہ خاں پاکستانی فوج کی نمائندگی کرینگے ایک ممبر مشرقی پاکستان سے لیا جائے گا۔ یہ وفد ۲۳ راگست کو کابل روانہ ہو جائے گا۔ اراکین وفد ایک ہفتہ تک افغانستان میں قیام کریں گے۔

نئے امیدواروں کو ملازم نہ رکھا جائے پاکستانی وزراء کو ہدایت

کراچی ۱۲ راگست معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے تمام وزراء کو ہدایت کی ہے کہ وہ دفاتر میں نئے آدمیوں کو ملازم نہ رکھیں خالی جگہوں پر پہلے ان آدمیوں کو رکھا جائے جنہیں حال ہی میں کفایت کی غرض سے حکومت کے مختلف شعبوں سے برطرف کر دیا گیا ہے۔

شام نے حیدرآباد کا معاملہ یو۔ این۔ او میں پیش کرنیکا فیصلہ

حیدرآباد ۱۲ راگست۔ اب یہ امر قریب قریب یقینی ہو گیا ہے کہ شام نے ہندوستان کے خلاف حیدرآباد کی شکایت یو۔ این۔ او میں پیش کرنے کا قطعی فیصلہ کر لیا ہے امید کی جاتی ہے کہ شامی نمائندہ اس سلسلے میں یو۔ این۔ او کے سیکرٹریٹ میں جو یادداشت پیش کرے گا۔ اس میں میر لائق علی وزیر اعظم حیدرآباد کا وہ مکتوب بھی شامل ہوگا جو انہوں نے پنڈت نہرو کو ارسال کیا تھا۔ یقین کیا جاتا ہے کہ یو۔ این۔ او کا ستمبر میں جو جنرل اجلاس ہوگا۔ اس کے ایجنڈا میں حیدرآباد کی شکایت کو ضرور شامل کر لیا جائے گا۔

وزیر تعلیم پاک پنجاب کی مراجعت شیخوپورہ
سیلاب کی روک تھام کیلئے جدوجہد کرینگے

لاہور ۱۲ راگست پاک پنجاب کے وزیر تعلیم اور صنعت شیخ کرامت علی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ شیخوپورہ شہر میں ۹۰ فیصدی مکان گر گئے ہیں۔ چوہڑکانہ میں ۷۵ فیصدی مکان شکستہ ہو گئے ہیں وزیر موصوف کچھ انجینئروں کو ساتھ لیکر شیخوپورہ چلے گئے ہیں۔ تاکہ سیلاب پر قابو پانے کے سلسلے میں فوری اقدام کیا جا سکے۔

مغربی بنگال میں پھر کپڑے کا راشن

کلکتہ ۱۲ راگست اطلاع ملی ہے کہ حکومت مغربی بنگال یکم نومبر ۱۹۴۸ء سے صوبہ بھر میں کپڑے کا مکمل راشننگ نافذ کر رہی ہے۔

سرحدی اور قبائلی علما کی کانفرنس

پشاور ۱۲ راگست شمالی وزیرستان میں میراں شاہ کے مقام پر صوبہ سرحد اور وزیرستانی قبائل کے علماء کی کانفرنس میں خان عبدالغفار خاں اور فقیر ایپی کی سرگرمیوں کے خاتمہ۔ صوبائی صورت حال کا جائزہ لینے کے علاوہ پاکستان اور قبائلی علاقہ . . . . اور پاکستان اور افغانستان کے باہمی تعلقات پر بھی سوچ بچار کی جائے گی۔

آزاد کشمیر گورنمنٹ کے سول سپلائی آفیسر
ہندوستانی بم سے شہید ہو گئے

تراڑکھل ۱۲ راگست آمدہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ آزاد کشمیر گورنمنٹ کے سول سپلائیز آفیسر مسٹر محمد حنیف مع دو دیگر اشخاص کے شہید ہو گئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ ایک جیپ کار میں سفر کر رہے تھے۔ کہ دشمن کے طیارے نے جھک کر کار پر ایک بم گرایا۔ مسٹر محمد حنیف فوراً ہی داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ آپ تحصیل راولاکوٹ کے کوک نامی گاؤں کے رہنے والے تھے

علیگڑھ میں مسلمانوں کی بے پناہ گرفتاریاں

علیگڑھ ۱۲ راگست حیدرآباد اور پاکستان کا جاسوس ہونے کے الزام میں یہاں کے مسلمانوں کو دھڑا دھڑ گرفتار کیا جا رہا ہے

مرکزی حکومت کے برخاست شدہ ۹۰۰ ملازمین

کراچی ۱۲ راگست معلوم ہوا ہے کہ مرکزی حکومت پاکستان کے جن ۹۰۰ ملازمین کو ملازمت سے برطرفی کے لئے ایک ماہ کا نوٹس دیا گیا تھا۔ انہیں ان محکموں میں نوٹس کی مدت ختم ہونے سے پہلے ملازمت دلا دی جائیگی جنہیں آدمیوں کی کمی ہے۔